انٹرویو از مولانا امیر حمزہ☆

مولانا امیر حمزہ کا بنیادی طور پر معروف سلفی تنظیم 'جماعۃ الدعوۃ' سے تعلق ہے۔ آپ کی شخصیت عوامی حلقوں میں ایک منجھے ہوئے خطیب کی حیثیت سے جانی جاتی ہے جب کہ علمی اور صحافتی حلقوں میں مولانا ایک مصنف، قلمکار اور صحافی کے طور پر متعارف ہیں۔ مولانا کا شمار جماعۃ الدعوۃ کے بانی اَرکان میں ہوتا ہے اور عرصہ ۲۰ سال سے تحریک دعوت وجہاد سے منسلک ہیں۔ اسی طرح آپ معروف میگزین ماہنامہ الدعوۃ کے تقریباً دس سال تک مدیر رہے اور ابھی تک ماہوار انگلش میگزین Voice of Islam اور ہفت روزہ اخبار 'غزوہ' کے چیف ایڈیٹر کے طور پر ذمہ داری ادا کر رہے ہیں۔ مولانا کتب کثیرہ کے مصنف ہیں ان کی بیس سے زائد مختلف موضوعات پر کتب منصہ شہود پر آچکی ہیں جن میں: توحید سیٹ (۵ مجلدات)، ہندو کا ہمدرد، قافلہ دعوت وجہاد، ہندو دھرم، جہاد سیٹ (۵ مجلدات)، روس کے تعاقب میں، جیسی کتب قابل ذکر ہیں اور اب حال ہی میں سیرت نبیﷺ پر 'سیرت کے سچے موتی' کے نام سے بھی ایک کتاب منظر عام پر آچکی ہے۔ مولانا جماعۃ الدعوۃ کی دعوتی سرگرمیوں میں اہم ذمہ داریوں پر فائز رہے۔ یہی وجہ ہے کہ گوانتا ناموبے میں امریکی فوجیوں کی طرف سے قرآن کی توہین پر مولانا کو پاکستان کے تمام مسالک کے مشترکہ 'تحفظِ قرآن' کی تحریک کا سیکرٹری نامزد کیا گیا اور اب حالیہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے ردعمل میں دفاعِ ناموسِ رسالت پر جماعۃ الدعوۃ کی طرف سے پاکستان کے تمام مسالک پر مشتمل برپا کی جانے والی تحریک 'تحریک تحفظ حرمت رسولؐ' کے کنوینئر کی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں۔ [طاہر]

محدث: مولانا! اپنا تعارف بیان فرمائیں؟

مولانا: الحمد للہ علی الصلوۃ والسلام علی رسول اللہ، فأما بعد!

۱۰ مئی ۱۹۵۹ء کو میری پیدائش ہوئی میرے والد صاحب مولانا نذیر احمد صاحب بہت بڑے عالم تھے مدرسہ تقویۃ الإسلام سے ان کی فراغت تھی۔ مولانا داؤد غزنوی، مولانا حنیف بھوجیانی، مولانا نیک محمد صاحبؒ ان کے استاد تھے اسی طرح میرے نانا مولانا تاج دین بہت بڑے عالم تھے۔ انہوں نے اپنا ایک مدرسہ بنایا ہوا تھا اور اس کے مہتمم بھی تھے اور شیخ الحدیث بھی۔ مولانا داؤد غزنویؒ ان کے پاس جایا کرتے تھے اور ایک ایک ہفتہ ان کے پاس ٹھہرا کرتے تھے۔ گندم اور مونجی کے موسم میں ان کے پاس پورے پاکستان سے جو غلہ آتا تھا ان میں سے بہت زیادہ میرے نانا جی ہی دیا کرتے تھے۔ نبی پور پیراں تحصیل ننکانہ سے ان کا تعلق تھا یہ سارا گاؤں اہل حدیث

☆کنوینئر تحریک 'تحفظ حرمت رسولؐ'، لاہور، پاکستان

ہے ایسے گھرانے کے اندر میں نے آنکھ کھولی اسی طرح میں نے میٹرک کے بعد دینی تعلیم حاصل کی۔جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے وفاق المدارس کیا اور جامعہ محمدیہ لوکو ورکشاپ میں کچھ عرصہ پڑھاتا رہا پھر غازی آباد کی مسجد میں کچھ عرصہ خطابت کی یہ میری باقاعدہ خطابت کا آغاز تھا۔اس کے بعد شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ کے ہائی سکول میں ضیاء دور میں بطور عربی ٹیچر تعیناتی ہوئی جہاں چھ سال تک ہائی کلاسز میں تدریسی فرائض سرانجام دیتا رہااور وہیں پر ایک ایکڑ ستر ہ مرلے پر مشتمل مدرسہ ہم نے قائم کیا اور یہ بہت بڑا اہلحدیث مرکز تھا جو ہم نے وہاں پر قائم کیا اور یہ سب کچھ میری تحریک پر شروع ہوا، کیونکہ وہاں کے چیئرمین صاحب اہل حدیث تھے اور وہ میرے دوست بھی تھے اس طرح سے شاہ کوٹ اور اس کے گردونواح میں دعوت کا کام پھیلا۔جب افغانستان میں جہاد کا آغاز ہوا تو حافظ سعید صاحب اور ہم نے مل کر جماعت بنائی اس طرح سے پاکستان کے اندر اس جماعت نے دعوت کا کام شروع کیا اور جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں یہ سب سلسلے چل رہے ہیں۔اسی طرح چند آدمیوں سے شروع ہونے والی یہ جماعت آج بین الاقوامی حیثیت حاصل کرچکی ہے اور جب قرآن کی ہتک 'امریکی ٹوسٹار' سطح کے جرنیل کی طرف سے ہوئی تو پاکستان میں موجود سب جماعتوں نے اس کے خلاف Step لینے کی کوشش کی۔ان کوششوں میں حافظ سعید صاحب کی نگرانی میں جماعۃ الدعوۃ اس میں پیش پیش تھی اور اس تنظیم کا مجھے سیکرٹری بنایا گیا۔لہٰذا ہم نے بھرپور طریقے سے کام کیا اس کے بعد جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ہتک آمیز خاکے بنائے تو تحریک حرمت رسول ﷺ بنی اور پھر ملک بھر میں بھرپور طریقے سے کام ہوا اور ہو رہا ہے اور اس کا مجھے کنوینئر بنایا گیا۔

ﷲ: توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے کیا مقاصد ہیں؟

مولانا: آپ کے سوال کے دو حصے ہیں میں اس کے دو حصے کروں گا پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے یہ کام کیا کیوں؟ یہ لوگ اصل میں اسلام کی تحریک اور اسلام سے خائف تھے۔لہٰذا انہوں نے اسلامی ممالک پر حملے کئے افغانستان اور عراق پر قبضہ کیا۔اس کے بعد مجاہدین کھڑے ہوئے اور ان پانچ چھ سالوں میں مجاہدین کے ہاتھوں انہیں اتنی مار پڑی کہ جس کا اعتراف آج وہ خود کررہے ہیں۔افغانستان اور عراق سے بھاگنے کی باتیں ہورہی ہیں ایک رپورٹ کے مطابق ان کے ۲۷ ہزار امریکی فوجی مارے جاچکے ہیں۔امریکہ کے Latest Media کے مطابق ۱۳ ہزار امریکی فوجی ان خطوں میں جانے کے ڈر سے خودکشیاں کرچکے ہیں اور یہ پینٹا گان کی رپورٹ ہے۔جب کہ مقامی میڈیا جن میں نیویارک ٹائم اور اس طرح کے دوسرے اخبارات وچینلز کی رپورٹ کے مطابق خودکشی کرنے والوں کی تعداد ۳۶ ہزار ہے۔صورت حال یہ ہے کہ نیٹو کا سیکرٹری جنرل بھی بے بسی کا اظہار کرچکا ہے کہ افغانستان میں ہم ان کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔یہ صورتحال ہے جس سے وہ آج دوچار ہیں جب ان کو اس کا پتہ چلا کہ اس کی وجہ صرف اسلام ہے قرآن ہے اور نبیؐ کی سیرت ہے جسے پڑھ پڑھ کر مسلمانوں نے ان لوگوں کا بیڑا غرق کیا ہے اور مجاہدین نے یہیں سے جذبہ حاصل کیا ہے جب ان کو یہ پتہ چلا، بجائے اس کے کہ وہ اس کا ادراک کرتے بلکہ اندھے تعصب میں انہوں نے یہ چھچھوری حرکت کی کہ نبی ﷺ کے خاکے بنانے شروع کردیئے اور ان خاکوں کے اندر بھی یہی ظاہر کیا گیا کہ دہشت گردی محمد ﷺ سے پھوٹی۔نعوذ باللہ من ذلک

اب ان کا شائع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انہوں نے اپنی جھوٹی انانیت کہ ہم سپر پاور ہیں کو تسکین دینے کے لئے یہ بھونڈا طریقہ استعمال کیا۔ دوسرا یہ کہ مسلمانوں کے دلوں سے اللہ کے نبی ﷺ کی محبت کو ختم کر دیا جائے۔ تیسرا یہ کہ ان کے اپنے لوگ جو تیزی سے اسلام کی طرف راغب ہو رہے ہیں ان کو روکنے کے لئے۔ چوتھا یہ کہ ان کا بار بار خاکے بنانا مسلمانوں کو use to کرنے کے لئے اور انہیں عادی بنانے کے لئے ہے تا کہ اگر انہوں مظاہرے کئے تو ایسی حرکت پھر کر دیں گے اگر بائیکاٹ کیا تو پھر کر دیں گے اس لئے وہ بار بار خاکے شائع کرتے ہیں، لیکن مسلمانوں نے ثابت کیا ہے کہ جس طرح یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں عادی بنایا جائے ہم ان کا یہ ہتھکنڈا چلنے نہیں دیں گے اور اپنا بھر پور کردار ادا کریں گے۔

للہ: او آئی سی کا اس سانحہ سے متعلق کیا کردار رہا اور کیا اس پر اس معاملہ میں مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے اعتماد کیا جا سکتا ہے؟

مولانا: اس وقت تمام مسلمان ممالک کے حکمران مصلحتوں کا شکار ہیں اور ان مصلحتوں کے باوجود جن لوگوں نے اچھا کردار ادا کیا ہے وہ دو حکمران ہیں ایک سعودی عرب کے شاہ عبداللہ ہیں اور دوسرے سوڈان کے عمر البشیر ہیں اس کے بعد پاکستان کی اسمبلی صوبہ سرحد کی اسمبلی کو بھی ہم Appreciate کرتے ہیں کہ انہوں نے بھی خاکے شائع کرنے والوں کی بھر پور مذمت کی ہے اور یوں دنیا کے مسلمانوں کا کردار بھی اس معاملہ میں لائق تحسین ہے، کیونکہ سعودی عرب کے حکمران نے ڈنمارک کے سفیر کو نکالنے کی دھمکی دی پھر ان کا بھر پور اقتصادی بائیکاٹ کیا۔ جس سے انہوں نے گھٹنے ٹیکے معذرتیں لکھیں اور سوڈان نے بھی اس طرح کا بھر پور کردار ادا کیا ہے۔

او آئی سی کا کردار بحیثیت مجموعی لائق تحسین نہیں تھا انہوں نے مسلمانوں کے مسائل کے بارے آج تک گفتن نشستن برخواستن کی طرح کردار ادا کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس کے لئے انہوں جو کچھ بھی کیا ہے اس قابل نہیں ہے کہ اسے قابل رشک یا آئیڈیل کہا جائے۔ باقی رہی اعتماد کی بات تو کسی پر اعتماد اس کے ماضی اور حال کو دیکھ کر کیا جاتا ہے۔ لہذا جب او آئی سی کا ماضی اور حال قابل تحسین ہی نہیں رہا تو اس پر اعتماد کیسے کیا جا سکتا ہے؟۔ ہاں! ایک صورت ہے کہ جس طرح کہ مجاہدین نے کفر کو عسکری محاذ پر شکست سے دو چار کیا ہوا ہے تو کفار ممالک اس طریقہ سے کمزور ہوتے چلے جائیں تو مسلمان قوتوں میں حوصلہ اور خود اعتمادی پیدا ہو سکتی ہے اس طرح ان سے کچھ کردار ادا کرسکنے کی امید کی جا سکتی ہے۔

للہ: کارٹونوں کی اشاعت کے ردعمل میں مسلمان ممالک کا اقتصادی وسفارتی بائیکاٹ کرنا کس حد تک مؤثر کردار ادا کر سکتا ہے؟

مولانا: میں کہتا ہوں کہ اقتصادی بائیکاٹ اس وقت اتنا مؤثر کردار ادا کر سکتا ہے اور مؤثر ترین ہتھیار ہو سکتا ہے کہ جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ دیکھیں جب عبرت کا نشان بنایا جاتا ہے تو کسی بڑے مجرم کو ہی بنایا جاتا ہے سب کو تو سزا نہیں دی جاتی تو ڈنمارک جرمنی اور ہالینڈ نے یہ کام کیا ہے۔ ان تینوں کو بطور مثال سامنے رکھ لیں اور میں کہتا ہوں ان تینوں میں سے بھی جو بانی ہے یعنی ڈنمارک کو سامنے رکھ لیں جب سے یہ کام شروع ہوا ہے میں کم

از کم ایک ملک کی بات کر رہا ہوں کہ اگر اس ایک ملک کے ساتھ ۵۶اسلامی ممالک تجارت اور لین دین ختم کر دیں تو اس کو دن میں تارے نظر آجائیں گے اور ساتھ یہ دھمکی بھی دے دیں کہ اگر کسی اور ملک نے ایسا کیا تو ہم اس کے ساتھ بھی یہی سلوک کریں گے۔تو باقی سب کا بھی دماغ درست ہو جائے گا اور پھر اگلا Step کہ اگر ۵۶اسلامی ممالک اس سے سفارتی تعلقات بھی ختم کر دیں تو پھر تو سبحان اللہ کیا ہی کہنے!

للد: کیا مسلمان اس وقت اس پوزیشن میں ہیں کہ وہ ڈنمارک اور دوسرے ممالک جن کے اخبارات میں خاکے شائع ہو چکے ہیں کا اقتصادی بائیکاٹ کر سکیں ؟

مولانا: اگر شمالی کوریا جیسا ملک امریکہ کے خلاف کھڑا ہو گیا ہے اور امریکہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکا اسی طرح ان کے پڑوس میں کولمبیا کا ہوگوشاویز امریکہ کے سامنے کھڑا ہو گیا تو امریکہ نے اس کا کیا کر لیا تو ۵۶ممالک بھی یہ کام کر سکتے ہیں اس میں نہ کرنے کوئی وجہ ہی نہیں ہے۔

للد: کچھ آوازیں سنی گئی ہیں کہ خاکے شائع کرنے والے ممالک کے خلاف اعلان جہاد کر دیا جائے کیا ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ یہ قدم اٹھا سکیں ؟

مولانا: جہاد اس طرح نہیں ہوتا، کیونکہ اس میں بہت ساری چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں اور اس معاملہ میں عالم اسلام کے علماء اس مسئلہ کیلئے بیٹھیں اور فتویٰ دیں یا چند مسلم ممالک ملیں اور عالم اسلام کو اس پر قائل کیا جائے امت کو اس نکتہ پر اکٹھا کیا جائے اور پھر جہاد کا اعلان کریں۔

للد: ہم دیکھ رہے ہیں کہ ڈنمارک کے خلاف اٹھنے والی تحریک مسلم ممالک میں روز بروز بڑھتی جا رہی ہے کیا یہ تہذیبوں کے ٹکراؤ کی طرف سفر تو نہیں ؟

مولانا: ٹکراؤ کی طرف سفر نہیں بلکہ ٹکراؤ شروع ہو چکا ہے۔اور تہذیبوں کے ٹکراؤ کا آغاز ہم مسلمانوں نے تو نہیں کیا اس کا آغاز تو ان کی طرف سے ہوا ہے۔حال ہی میں ہنٹنگٹن نے Clash of Civilizations (تہذیبوں کا ٹکراؤ) کے نام سے ایک کتاب لکھی اس کے اندر اس نے یہ ثابت کیا کہ مسلمان ابھر رہے ہیں اس کے بعد تہذیبوں کے ٹکراؤ کی بات ہوگی اور ہماری تہذیب کامیاب ہوگی، کیونکہ ہماری تہذیب سائنس اور ٹیکنالوجی سے مالا مال ہے اور مسلمان تباہ ہو جائیں گے۔ہم نے اور بھی بہت سی تہذیبوں کو تباہ کر دیا ہے مثلاً چائنیز تہذیب دیکھیں وہاں یورپین تہذیب چھا گئی ہے انڈیا نے اس تہذیب کو بڑی آسانی سے Improve کیا ہے اور بھی کئی قوموں نے قبول کر لیا ہے انہوں نے کہا کہ مسلمان بھی تباہ ہو جائیں گے چونکہ ہندومت اور چینیوں کے پلے کچھ بھی نہیں تھا۔جبکہ مسلمانوں کے پاس ایک اپنی تہذیب ہے۔انہوں نے کہا یہ تہذیب بھی ہمارے سامنے خس وخاشاک کی طرح بہہ جائے گی۔لہٰذا اس کو ختم کرنا چاہیے پھر اس کے لئے انہوں نے خطرہ محسوس کیا کہ افغانستان میں طالبان نے اسلامی حکوت قائم کر لی ہے لہٰذا مسلمانوں کو ڈرانے کے لئے انہیں ملیامیٹ کرنے کی کوشش کی، لیکن تہذیب کو ملیامیٹ نہ کر سکے۔اور ان پر جب حملہ کیا تو بش نے صلیب کا نام لے کر حملہ کیا اس کے بعد انہوں نے عراق پر حملہ کیا، لیکن وہ الٹا ہو گیا ابھی ہنری کسنجر کی جو Latest کتاب آئی ہے اس میں اس

نے واضح طور پر کہا کہ ۔ہماری تہذیب مسکین ہے اور محمد کی تہذیب بڑی طاقتور اور قد آور ہے اور وہ کامیاب ہورہی ہے مطلب یہ ہے کہ ہماری تہذیب شکست خوردہ ہے ۔تو ٹکراؤ آغاز تو خود انہوں نے کیا اور پھر ٹکراؤ ہوتا چلا گیا اس وقت افغانستان اور عراق میں ہو رہا ہے، کشمیر میں ہو رہا ہے فلسطین میں ہو رہا ہے ہر طرف ہو رہا ہے اور جب یہ اللہ کے رسول ﷺ کے خاکے بناتے ہیں تو یہ بھی ایک ٹکراؤ ہے اور جب وہ قرآن پر ڈانس کرتے ہیں تو یہ بھی تہذیب کا ٹکراؤ ہے تو علمی دنیا میں آپ کتابیں دیکھیں ٹی وی چینلز دیکھیں تو ایک ہی بات سامنے آرہی ہے وہ یہی ہے کہ اسلامی تہذیب کیا ہے؟ یہ مجاہدین کیا ہیں؟ یہ داڑھیوں والے کیا ہیں؟ قرآن سامنے آرہا ہے کہ قرآن کیا کہہ رہا ہے محمد ﷺ کی سیرت کیا کہہ رہی ہے لہٰذا تہذیبوں کا ٹکراؤ تو شروع ہے۔

نشد: اس مسئلہ کے حل میں کیا اقوام متحدہ سے کوئی امید کی جا سکتی ہے۔؟

مولانا: وہ تو امریکہ کی لونڈی ہے اس پر کس طرح اعتماد کیا جا سکتا ہے وہ فلسطین کی کسی ایک قرارداد پر عمل نہیں کروا سکا۔ UNO کشمیر کا مسئلہ پر کوئی Step نہیں لے سکی قراردادیں پاس کرنے کے باوجود انڈیا سے کچھ نہ کروا سکی UNO یونائیٹڈ نیشنل آرگنائزیشن جو امن کے لئے بنائی گئی تھی جس کا ماٹو ہی This organization for Peace of World تو کیا یہ امریکہ کو عراق کے حملہ سے روک سکی؟ ۔افغانستان سے حملہ رکوا دیا؟ وہ تو خود امریکہ ہے امریکہ کی لونڈی ہے امریکہ کا ایک غلام ہے یہ ادارہ اپنے مقاصد کا آپ بیڑا غرق کر رہا ہے اور اپنی افادیت کھو بیٹھا ہے اس سے کیا توقع کی جا سکتی ہے۔؟

نشد: اسلامی ممالک کے سربراہان کی طرف سے کارٹونوں کے ردعمل میں سردمہری اور خاموشی کی کیا وجہ ہے۔؟

مولانا: کمزوری!!! اسلامی ملکوں کی کمزوری یعنی امریکہ کے مقابلہ میں یا کفار ممالک کے مقابلہ میں اسلامی ممالک نے تیاری نہیں کی ان کی مصلحتیں ان کی کمزوریاں ہیں اور جب یہ کمزوریاں دور ہو جائیں گی تو یہ شیر ہو جائیں گے۔

نشد: موجودہ حکومت اور مشرف کے درمیان ٹھن جانے والی صورتحال بن چکی ہے تو موجودہ اضطرابی حالات میں مسئلہ توہین رسالت دب تو نہیں جائے گا؟

مولانا: دیکھیں جی! یہ تحریک تو اب چل نکلی ہے تو اب نہیں دبے گی یہ جاری رہے گی ہاں اس میں یہ ہو سکتا ہے کہ حالات کے مطابق کبھی ٹھہراؤ آجائے یا یہ ہے کہ یہ اپنا رخ تھوڑا سا تبدیل کر لے اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ دنیا میں اب اس کے متعلق ہر وقت مظاہرے ہی ہوتے رہیں۔ حال ہی میں سیرت رسول پر میری لکھی ہوئی کتاب آئی ہے آپ اس کو پڑھیں اسی تناظر میں اس کو لایا ہوں۔الحمدللہ اسی طرح ہمارے ہفت روزہ غزوہ' کا کردار ہے۔دوسرے اخبارات بھی کردار ادا کر رہے ہیں اس لیے اس کے بھی چینلز ہیں اس کی بھی جہتیں ہیں لہذا یہ تحریک چودہ سو سال سے نہیں رکی اب کیسے رکے گی۔

نشد: موجودہ تحریک سے کسی تبدیلی یا انقلاب کی توقع کی جا سکتی ہے۔؟

مولانا: دیکھیں جی! اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کے اندر ایسی تبدیلی یا انقلاب لانا کہ لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت پر عمل پیرا ہوں یہ تو اللہ کے فضل و کرم سے تبدیلی آرہی ہے۔آپ نے دیکھا نہیں کہ لوگوں کے دلوں میں

اللہ کے نبی ﷺ کی محبت پیدا ہورہی ہے۔ برطانیہ کو دیکھیں وہاں کی وزیر داخلہ کہہ رہی ہے کہ برطانیہ میں ہر سال ۵۰ ہزار لوگ اسلام قبول کررہے ہیں۔ یہ تبدیلی ہے یہ انقلاب ہے جو آرہا ہے۔ سیرت آشنائی کا انقلاب، سیرت پرعمل پیرا ہونے کا انقلاب۔ پاکستان کی سطح پر بھی ہم پورے ملک میں جلسے کررہے ہیں اور انہیں بڑی پذیرائی مل رہی ہے اور سب سے اچھا انقلابی پہلو اس میں یہ ہے کہ اس میں سارے مسالک کے لوگ شامل ہورہے ہیں۔ انہی دنوں میں میرا آزاد کشمیر کے علاقہ باغ میں جانا ہوا جہاں ہمارا پروگرام تھا اس میں بریلوی و دیوبندی مسالک کے مرکزی راہنما جن میں جماعت اسلامی کے مرکزی لیڈر عبدالرشید ترابی جیسے لوگ موجود تھے اور ہر طرف لوگ اُمڈے آرہے تھے مردوں کے علاوہ عورتوں کی کثیر تعداد نے بھی اس میں شمولیت کی اور ساتھیوں نے مجھے بتایا کہ باغ شہر میں بھی کانفرنس ہوئی ہے یہ تو اس سے بھی بڑھ گئی ہے۔ یہ تو ایک دور دراز کے پہاڑی علاقے کی حالت ہے باقی آپ تصور کریں پورے ملک میں پروگرام کیسے ہوئے ہوں گے۔ یہ ہے لوگوں کے اندر جذبہ اور ہم نے یہ جذبہ اللہ کے فضل سے لوگوں تک پہنچایا ہے وہ لوگ ان کو بے دین بنانا چاہتے تھے ہم نے اللہ کے فضل سے ان میں اللہ کے نبی ﷺ کی محبت پیدا کی ہے دین کی محبت پیدا کی ہے اگر سب لوگ اس پر جمع ہوگئے تو یہ ایک بڑا انقلاب ہے۔

ﷲ: تحریک کے حوالے سے حکومتی سطح پر کس قسم کی رکاوٹوں کا سامنا تو نہیں کرنا پڑا؟

مولانا: نہیں حکومتی سطح پر ہمیں اس تحریک میں کسی قسم کی رکاوٹ کا سامنا نہیں کرنا پڑا، کیونکہ ان کے سینوں میں بھی اللہ کے نبی ﷺ کی محبت ہے اور اس معاملہ میں اتنا ہی درد ہے جتنا کہ ہمارے سینوں میں۔ ہاں ان کی مجبوریاں ضرور ہوتی ہیں لہٰذا رکاوٹیں نہیں آئیں ایک تو یہ سبب اور دوسرا یہ سبب ہے کہ پورے پاکستان کی عوام حرمت رسول کے معاملے میں اتنے مشتعل ہیں کہ اس پر حکومت کوئی رسک لے بھی نہیں سکتی۔

ﷲ: پاکستان میں ایک عرصہ تک فرقہ واریت کی فضا قائم رہی ہے اس تناظر میں مختلف فرقوں کا تحریک کے پلیٹ فارم پر جمع رہنا ممکن ہے؟

مولانا: یہ ممکن ہے اور اِن شاء اللہ آئندہ بھی ایک پلیٹ فارم پر جمع رہنے کی حالت یہی رہے گی اور اس سے ایک بڑا زبردست یہ کام ہوا ہے کہ تمام مسالک کے لوگوں کے ساتھ مل بیٹھنے کا موقع ملا اور اتفاق واتحاد قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ مسالک کے اندر جو اختلافات ہیں ان کو ڈائیلاگ اور گفتگو تک رکھیں۔ ایک دوسرے کو قائل کریں، کیونکہ دل دلیل سے مانتا ہے کلاشنکوف اور ڈنڈے سے نہیں مانتا۔ اسی لیے قرآن بھی کہتا ہے: ﴿لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ﴾ ''دین میں کوئی جبر نہیں۔''

سبحان اللہ! اسلام کیا ہی دین فطرت ہے۔ یعنی آپ نے اگر کسی عیسائی کو بھی قائل کرنا ہے تو وہ بھی دلیل سے ﴿قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ [آل عمران: ٦٤]

ہم مسلمان ہیں ہمیں اختلاف کو دلیل کے ساتھ رفع کرنا چاہیے، اگر کوئی نہیں مانتا تو اس کی مرضی۔ اللہ اپنے نبی کو

فرما رہے ہیں ﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ﴾ ''آپ ان لوگوں پر داروغے نہیں ہیں'' تو آج کا مولوی کس طرح داروغہ بن سکتا ہے کہ ڈنڈا لے کر کھڑا ہو جائے۔ ناں بھئی! اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ باقی جو مشترکات ہیں توحید ہے اللہ کا قرآن ہے اور اب اللہ کے نبی کی حرمت کو پامال کیا گیا ہے تحفظ ناموس رسول سب کے ہاں ایک چیز ہے۔ اس لیے سارے یہاں پر اکٹھے ہو گئے ہیں اور یہ ایک ایسی اساس ہے کہ اس پر اکٹھے ہی رہیں گے الگ ہو ہی نہیں سکتے۔

رشد: عالم اسلام میں پاکستان کو اسلام کا قلعہ تصور کیا جاتا ہے، لیکن پاکستان کی طرف سے اس اقدام کے ردعمل میں کوئی خاص بات سامنے نہیں آئی کیا وجہ ہے؟

مولانا: اس کی ایک وجہ ہے کہ حکمران بیچارے امریکہ سے ڈرے ہوئے ہیں اور امریکہ یہاں مسلمانوں کی مرضی نہیں چاہتا اور دوسرا یہ کہ ہم بھکاری ہیں، اب دیکھیں سعودی عرب کو مانگنے کی ضرورت نہیں وہ تو دیتا ہے انہوں نے اپنے ملکوں میں اسلامی نظام قائم کیا ہے ہم اگر امریکہ سے مانگیں بھی اور پھر کہیں کہ اسلامی قانون نافذ کرنا چاہتے ہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ اس لیے ہمارے کئی الیے ہیں۔

رشد: موجودہ حکومت کا اس معاملہ میں پیچھے رہنا حکومتی استحکام کی تیاری کی وجہ سے ہے یا مشرف پالیسی کا شاخسانہ ہے؟

مولانا: کچھ یہ وجہ بھی ہے ملی جلی وجوہات ہیں آپ کو جو پہلے وجہ بتائی ہے وہ ۱۰۰ فیصد نہیں وہ وجہ آپ ۵۰ فیصد سمجھ لیں باقی ان کی بے دینی اور ایمان کی کمزوری بھی ہے ان میں جو موٹی موٹی دو تین ہیں میں نے آپ کو ذکر کر دی ہیں۔

رشد: سعودی عرب کو عالم اسلام میں مرکز کی حیثیت حاصل ہے۔ تو حالیہ کارٹونوں کے مسئلہ میں سعودی حکومت اور علماء کا عالمی سطح پر کیا کردار ہونا چاہیے؟

مولانا: میں کہتا ہوں کہ ان کا بڑا اچھا کردار ہے عالم اسلام کی راہنمائی ہی ان کا کردار ہے اور ان کی راہنمائی ان کے خطبات کے ذریعے ہم تک آتی رہتی ہے۔ جیسا کہ امام کعبہ کا پچھلے دنوں خطبہ حج ہمارے سامنے آیا ہے بہت اچھا خطبہ تھا اور اسی طرح کے خطبات میں وہ وقتاً فوقتاً ہماری راہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا جو کردار ہے اس کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

رشد: خاکوں کے تناظر میں علماء پاکستان کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

مولانا: پاکستان میں علماء کا کردار یہی ہے کہ رسول اللہ کی سیرت کو عام کریں اور حرمت رسول پر چلنے والی اس تحریک میں اپنا حصہ ڈالیں۔

رشد: آخر میں آپ ماہنامہ 'رشد' کے حوالے سے طلباء کو کوئی پیغام دینا چاہیں؟

مولانا: رشد بڑا اچھا نام ہے اور طلباء اس کو نکال رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت دین کے صحافیوں کی بڑی اشد ضرورت ہے اور خاص طور پر جو تہذیبوں کی جنگ ہے اس جنگ کے دوران میں یہ بھی ایک محاذ ہے اور یہ بہت بڑا محاذ ہے اور آپ لوگوں نے اس محاذ میں حصہ ڈالنے کی کوشش کی ہے یہ بڑی اچھی کوشش ہے میں اسے appreciate کرتا ہوں اور آپ کے لیے دعا بھی کرتا ہوں اور اس کے لیے تجویز بھی دیتا ہوں کہ اس کو بہتر بنائیں، اچھا سے اچھا بنائیں اور ملکی اور بین الاقوامی حالات کو ضرور سامنے رکھیں۔ ان کو سامنے رکھ کر قرآن

وسنت کی راہنمائی ساتھ ساتھ ہو اس طرح سے اس کو پھیلائیں۔ ان شاء اللہ یہ اپنا کردار ادا کرنے کے قابل ہوگا۔ اگر طلباء آپ کی اس راہنمائی کے تحت اس میں مضمون لکھیں گے تو آج کے طلباء اس میں لکھتے لکھتے صحافت کے میدان میں اپنا بہترین کردار ادا کریں گے، کیونکہ ایسے لوگوں کی عالم اسلام کو اس وقت شدید ضرورت ہے اس لیے کہ صحافت کے میدان پر اغیار کا قبضہ ہے یہودیوں کا قبضہ ہے صلیبیوں کا قبضہ ہے۔ ہندو بھی اس میدان میں بڑا آگے ہے تو ہمیں اس میدان میں آگے بڑھنا چاہیے۔

❊……❊……❊

محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ کا ادب و احترام اور آپ کی توقیر و تعظیم ہر انسان پر فرض ہے، بلکہ ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے، اس کے برعکس نبی محترم ﷺ کی توہین و تنقیص آپ کا استہزاء و استخفاف اور آپ کی شان میں ادنیٰ سی بے ادبی اور گستاخی ایمان کو ضائع اور کفر کو واجب کر دیتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ [الکوثر:۳] ''بے شک آپ کا دشمن بے نام و نشان ہے۔''

اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا دشمن اور آپ کی توہین کرنے والا مباح الدم اور واجب القتل ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"فيجب أن نبتر من أظهر شنآنه وأبدى عداوته وإذا كان ذلك واجباً وجب قتله وإن اظهر التوبة بعد القدرة" [الصارم المسلول:ص۴۵۷]

''یعنی جو شخص رسول اکرم ﷺ سے عداوت اور دشمنی کا اظہار کرے تو ہم پر ضروری ہے کہ اس کا نام و نشان مٹا دیں، جب یہ ضروری ہے تو اسے قتل کرنا واجب ہے۔ اگرچہ پکڑے جانے کے بعد وہ توبہ کا اظہار ہی کرے۔''

مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے رسول اکرم ﷺ کو برا بھلا کہا اور آپ کی شان میں گستاخی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا اور فرمایا جو شخص بھی اللہ تعالیٰ یا انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کو برا بھلا کہے یا ان کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کا ارتکاب کرے تو اسے قتل کر دو۔'' [الصارم المسلول:ص۲۰۱]

اس لئے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے دین و شریعت کے نام سے جو کچھ لوگوں تک پہنچایا ہے وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ کائنات کے خالق و مالک اللہ رب العزت کی طرف سے پہنچایا ہے، لہٰذا کسی بھی نبی کی خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرنا یا آپ پر سب و شتم کرنا یا آپ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرنا دراصل آپ کو مبعوث کرنے اور بھیجنے والے اللہ رب العزت کو جھٹلانے کے مترادف ہے، اس طرح اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے والا اس کی زمین پر زندہ رہنے کے قابل نہیں رہتا اس لئے اسے قتل کر دینے کا حکم ہے۔

(مولانا) محمد رمضان سلفی

نائب شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ